98030 ـ صلاۃ توبہ

سوال

نماز توبہ كيسے ادا كى جاتى ہے، اور اس كى كتنى ركعات ہيں، اور كيا يہ عصر كے بعد ادا كى جا سكتى ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالى كى اس امت پر رحمت ہے كہ اس نے توبہ كا دروازہ كھلا ركھا ہے، اور يہ توبہ كا دروازہ اس وقت تك بند نہيں ہوگا جب تك روح نرخرے تك نہ پہنچ جائے، يا پھر سورج مغرب كى جانب سے طلوع نہ ہو جائے.

اسى طرح اس امت پر اللہ تعالى كى يہ بھى رحمت ہے كہ اس نے ان كے ليے سب افضل ترين عبادات مشروع كى ہيں، جنہيں اللہ تعالى اپنے اللہ كے ليے وسيلہ بناتا ہے، اور اپنى توبہ كى قبوليت كى اميد ركھتا ہے جو كہ نماز توبہ ہے، اور ذيل ميں اس كے متعلقہ چند ايك مسائل پيش كيے جاتے ہيں:

1 ـ نماز توبہ كى مشروعيت:

نماز توبہ كى مشروعيت پر اہل علم كا اجماع ہے.

ابو داود رحمہ اللہ نے سنن ابو داود ميں ابو بكر صديق رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے، وہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا:

" جو كوئى بندہ بھى كوئى گناہ كرے اور پھر اچھى طرح وضوء كر كے دو ركعت نماز ادا كرے، اور پھر اللہ تعالى سے بخشش طلب كرے تو اللہ تعالى اسے بخش ديتا ہے، پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہ آيت تلاوت فرمائى:

اور جب ان سے كوئى فحش كام ہو جائےن يا كوئى گناہ كر بيٹھيں تو فورا اللہ كا ذكر،اور اپنے گناہوں كے ليے استغفار كرتے ہيں، يقينا اللہ تعالى كے سوا كون گناہوں كو بخش سكتا ہے ؟ اور وہ لوگ باوجود علم كے كسى برے كام پر اصرار نہيں كرتے .

سنن ابو داود حديث نمبر (1521) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اس حديث كو صحيح ابو داود ميں صحيح كہا ہے.

اور مسند احمد میں ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

" جو شخص اچھی طرح پورا وضوء کر کے پھر دو یا چار رکعت (راوی کو شک ہے) اچھی طرح خشوع و خضوع اور اللہ کے ذکر سے ادا کرتا اور پھر اللہ تعالی سے بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے بخش دیتا ہے "

مسند احمد کے محققین کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (3398) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 - نماز توبہ کا سبب:

نماز توبہ کا سبب مسلمان شخص کا معصیت و نافرمانی کا مرتکب ہونا ہے، چاہے گناہ کبیرہ ہو یا صغیرہ، تو اس سے اسے فورا توبہ کرنی چاہیے، اور اس کے لیے یہ دو رکعت ادا کرنی مندوب ہیں، اور پھر اسے توبہ کے وقت اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی اچھا اور نیك عمل کرنا چاہیے، اور ان اعمال صالحہ میں سب سے زیادہ افضل نماز ہے، تو اس نماز کو اللہ تعالی کے ہاں اپنا وسیلہ بنا کر یہ امید رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمائیگا، اور اس کے گناہ بخش دےگا.

3 - نماز توبہ کا وقت:

مسلمان شخص جب کسی گناہ سے توبہ کرنے کا عزم کر چکے تو اسے اس وقت نماز توبہ ادا کر کے توبہ کرنی چاہیے، اور یہ اس گناہ کے فورا بعد ہو یا دیر کے ساتھ اس میں کوئی فرق نہیں، گنہگار شخص پر واجب ہوتا ہے کہ وہ توبہ کرنے میں جلدی کرے، لیکن اگر وہ توبہ میں تاخیرکرتا ہے، یا پھر یہ کہے کہ توبہ کر لونگا، اور بعد میں توبہ کر لی تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے، کیونکہ توبہ اس وقت تك قبول ہوتی ہے جب تك درج ذیل امور میں سے کوئی ایك چیز نہ ہو جائے:

1 - جب روح نرخرہ تك پہنچ جائے یعنی نرخرہ بجنے لگے تو توبہ قبول نہیں ہوتی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی بندے کی توبہ اس وقت تك قبول کرتا ہے جب تك ا سکا نرخرہ بجنا نہ شروع ہو "

علامہ البانی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (3537) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

2 - جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے تو توبہ قبول نہیں ہو گی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہونے سے قبل توبہ کر لی اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2703).

اور یہ نماز ہر وقت ادا کرنی مشروع ہے، اس میں ممنوعہ اوقات (مثلا نماز عصر کے بعد) بھی شامل ہیں، کیونکہ یہ نماز ان نمازوں میں شامل ہوتی ہے جو کسی سبب کی بنا پرادا کی جاتی ہے، تو اس کے سبب کے وجود کی بنا پر نماز ادا کرنی مشروع ہو گی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اسباب والی نمازوں کو اگر ممنوعہ وقت سے مؤخر کیا گیا تو وہ فوت ہو جائینگی، یعنی رہ جائینگی، مثلا: سجدہ تلاوت، اور تحیۃ المسجد سورج گرہن کی نماز، اور تحیۃ الوضوء کی دو رکعتیں، جیسا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، اور اسی طرح نماز استخارہ اگر کسی شخص کو استخارہ کی ضرورت ہو اور اسے مؤخر کیا جائے تو وہ رہ جائیگا، اور اسی طرح نماز توبہ، تو جب گناہ کرے تو اس پر فورا توبہ کرنا واجب ہے، اور اس کے لیے مندوب ہے کہ وہ دو رکعت ادا کر کے توبہ کرے، جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں آیا ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیہ (23 / 215).

4 ـ نماز توبہ دو رکعت ہیں، جیسا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں آیا ہے.

اور توبہ کرنے والے کے لیے اکیلے اور خلوت میں نماز توبہ ادا کرنا مشروع ہے، کیونکہ یہ ان نوافل میں سے ہے جن کی جماعت مشروع نہیں، اور اس کے بعد اس کے لیے استغفار کرنا مندوب ہے، اس لیے کہ ابو بکر رضی اللہ کی حدیث سے ثابت ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان رکعتوں میں کوئی مخصوص سورتیں پڑھنا اور مخصوص اذکار ثابت نہیں، اس لیے وہ جو چاہے قرآت کر سکتا ہے.

اور نماز توبہ کے ساتھ توبہ کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ نیك اور صالحہ اعمال کرے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ہاں یقینا میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں اورایمان لائیں اور نیک عمل کریں، اور راہ راست پر بھی رہیں

طہ (82).

اور توبہ کرنے والے کے لیے نیك اور صالحہ اعمال میں سب سے افضل عمل صدقہ ہے، کیونکہ صدقہ گناہوں کو مٹانے والے اسباب میں سب سے بڑا اور عظیم عمل ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اگر تم صدقہ و خیرات ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے، اور اگر تم اسے پوشیدہ پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، اللہ تعالی تمہارے گناہوں کو بخش دےگا البقرۃ (271).

اور کعب بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ جب اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول کی تو وہ کہنے لگے:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری توبہ میں شامل ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کردوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنا کچھ مال رکھ لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے "

تو وہ کہنے لگے: میں اپنا خیبر والا حصہ روك لیتا ہوں "

متفق علیہ.

تو خلاصہ یہ ہوا کہ:

1 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز توبہ ثابت ہے.

2 ـ یہ نماز مسلمان کے لیے مشروع ہے جب بھی وہ کوئی گناہ کرے اور اس سے توبہ کرنے لیے نماز توبہ ادا کرے، چاہے گناہ کبیرہ ہو یا صغیرہ اور چاہے گناہ کے فورا بعد توبہ ہو یا کچھ مدت گزرنے کے بعد.

3 ـ نماز توبہ ہر وقت ادا کی جا سکتی ہے، اس میں ممنوعہ اوقات بھی شامل ہیں.

4 ـ توبہ کرنے والے کے لیے نماز توبہ کے ساتھ ساتھ اللہ کے قرب والے دوسرے اعمال بھی کرنے مستحب ہیں، مثلا صدقہ وغیرہ.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ا نکی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .